نظم/غزل

فیضان حسن ضیائی

ایک مغرور لڑکی کی ڈائری

بہت مغرور تھی شاید
میں دو باتیں بھی کیا کرتا
نہ لب کھولے
نہ مڑ کر اک نظر دیکھا
نہ اپنے ساتھ چلنے کا
اشارہ ہی کیا مجھ کو
نہ میرا کچھ کہا مانا
بہت مغرور لڑکی تھی!
اک سنسان گلی کی سمت
مڑتے ہی
مری نظروں سے اوجھل ہوگئی
اب دیکھیے
کس موڑ پر جا کر ٹھہرتی ہے
''انا'' اس کی
بہت مغرور لڑکی تھی!
مگر یہ دل
جو اس کی یاد میں آنسو بہاتا ہے
میں اس کو کیسے سمجھاؤں
جو اس کی ہر ادا کی ابتدا
ہر اشتہا کی انتہا سے خوب واقف ہے
کسی قیدی پرندوں کی طرح
مایوسیوں کی ڈال پر
اسی کی فکر میں گم ہے
بہت پچھتائے گی
تو پھر اس وقت
مایوسی کے عالم میں اسے
ہر بات میری یاد آئے گی
مگر بے سود
وہ یادیں اس کے دل میں
اک قیدی پرندے کی طرح
بے بس
کف افسوس مل مل کر
فقط آنسو بہائے گی
جب گھیر لیں گی
وحشتوں کی ٹولیاں اس کو
چبھینگی سیکڑوں خنجر نما نظریں
شیاطیں کی
کہیں پر ناگ پھن کاڑھے
کہیں چیتے نگلنے کو
کہیں پر بھیڑیے
کتے شکاری پھاڑ کھانے کو
کھڑے ہوں گے
بڑھیں گی سیکڑوں دست ہوس
اس کے گریباں تک
مگر اس وقت
اس کا چیخنا چلانا
سب کچھ رائگاں ہوگا
لہو آنکھوں سے ٹپکے گا
پسینے ایڑیوں کے
چوٹیوں تک
سرسرائیں گے
ہتھیلی کی سبھی ترچھی لکیریں
مثل خنجر کاٹ کھائیں گی
نگاہوں میں بسے اقرب بھی
اپنا زہر اگلیں گے
اجالے تیرگی کی طرح
ڈس لینے کو لپکیں گے

محلّہ بارہ دری، سہسرام، روہتاس (بہار)

انجم باروی

○

چہرے پہ نہ رعنائی ملے گی بھائی
ہر اک کلی مرجھائی ملے گی بھائی
ان اہلِ سیاست سے تمھیں تحفے میں
مہنگائی ہی مہنگائی ملے گی بھائی

کیا زہر پییں زہر بھی پینا مشکل
اس دورِ پر آشوب میں جینا مشکل
ہونے کو نہیں ختم یہ چھینا جھپٹی
اب چاک گریباں بھی ہے سینا مشکل

ہے حال برا چمن زاروں کا
پرساں نہیں کوئی بھی مہ پاروں کا
کہنے کو تو خوشحال ہے اپنا بھارت
بدحال مگر حال ہے ناداروں کا

کہتے ہیں کہ ہر کام سنبھل جائے گا
بھارت کا مقدر بھی بدل جائے گا
ہم کیسے یقیں کرلیں کہ رشوت خوری کا
طوفان جو برپا ہے وہ ٹل جائے گا

عاری ہے دل تو آنکھوں میں مروّت ہی نہیں
ہے بغض بھرا سینے میں الفت ہی نہیں
یہ دور عجب دور ہے انجم صاحب
انسان کو انسان سے محبت ہی نہیں

I-92، میشور پور روڈ، مٹیا برج، کولکاتہ-700024